منشورِ محمدی

منشور سوالات جزئیہ اجتماعیہ ماخاتم ومہر امدہ منشور محمدی - توریت بلا توریہ انجیل بہ تبجیل - گویان صفت وسیرت مبرور محمد

نمبر ۲۲ | مطبوعہ ۵ شعبان المعظم سنہ ۱۳۰۳ ہجری بنگلور | جلد ۱۵

اشتہاریہ اخبار عشرہ واردمضامین تردید مذہب عیسوی چھپتا ہی قیمت سالانہ بحساب روپیہ بذریعہ پ

بقیہ مضمون نقارہ محمدی

قولہ - خامساً یہ کہ جب دعوی رسالت کیا تب محمد صاحب کو اپنی نجات کا بھروسا کس بات پر تھا اور حضرت نے اپنی امت کو نجات کا وہ کونسا طریقہ بتایا کہ اگر حضرت کی امت اسی طریقہ کی پابند رہے تو بعد مرنے کے ایک ساعت بھی عذاب نہو کسی طرح کی گناہ کی باز پرس نہو ابدالآباد بہشت مین رہے اور آتش دوزخ حرام ہوا -

اقول - جناب محمد صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو صرف بجا آوری احکامات آلہی اور شرک سے اجتناب کرنے پر بھروسا تھا اور یہی طریقہ امتیون کو تعلیم فرمایا چنانچہ بثبت اس تعلیم کی قرآن شریف کی یہ آیتین من قولہ تعالی عزوجل وعد اللہ الذین امنو وعملوا الصالحات منہم مغفرۃ واجرا عظیما - ایضاً ان الذین امنو وعملوا الصالحات اولئک ہم خیر البریۃ جزاؤہم عند ربہم جنت عدن تجری من تحتہا الانہار خالدین فیہا ابدا رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ ذلک لمن خشی

ربہ - ایضاً - ولا یشرک بعبا

پادری صاحب اقوال بالا سے نقل کرتا ہون وہو ہذا

یہ ہے کہ وے تجھ کو اکیلا سچا خدا اور یسوع مسیح کو جسے تو نے بھیجا ہے جانین - یہان پر یہ نہین فرمایا کہ جو میرے کفارہ پر اور اقنوم ثلثہ پر ایمان لاوے وہ ہمیشہ کی زندگی پاوے اور وہی کو نجات کی خبر اعمال سے کرنے پر دی - اس جگہ پر نہ کفارہ اور تثلیث کا ذکر نہین کیا اور وہ طریقہ کہ جس سے ایک ساعت بھی عذاب نہوا اور کسی گناہ کی باز پرس نہوا اور ابدالآباد بہشت مین رہے اور آتش دوزخ حرام ہو - ان الذین امنوا وعملوا الصالحات واقاموا الصلوۃ واتوا الزکوۃ لہم اجرہم عند ربہم ولا خوف علیہم ولا یحزنون - اور دوسرا مقام سورہ رکوع ۱۳ سے شروع مین ہے - انپر آتش دوزخ حرام ہے سوائے اسکے جسکو خدا چاہے بخشے جسکو چاہے عذاب کرے یغفر من یشاء ویعذب من یشاء نص قرآنی موجود

ہے پادری صاحب توبہ کیجئے اور حلقہ اطاعت دین محمدی
کان مین ڈالئے اور اس حدیث پر عمل کیجئے التائب
من الذنب کمن لا ذنب لہ یا مسٹن سے بڑے پادری
صاحب کو یہ مصرع پڑہکر سنا دیجئے ؎

ذی فہم در گوش کن تا نشنوم - الزامی

پادری صاحب ارشاد ہو کہ انجیل مین کونسی فقرہ سے
ظاہر ہے کہ اگر مسیحی گنہگار رہی ہوگا تو بہی نجات پائیگا
اور اوسکو ایک لمحہ عذاب نددیا جاویگا - راقم نے تو خلاف
اسکے عہد جدید مین یہ لکہا ہوا دیکہا ہے - کہ وے جو
ایکبار روشن ہوے اور آسمانی بخشش کا مزہ چکہہ گئے
اور روح القدس مین شریک ہوے اور خدا کے عمدہ
کلام و آیندہ جہان کی قدرتون کا مزہ اڑا گئے اگر
جاوین تو انہین پہر سر نو کہر اکرنا ناکہ وے توبہ
کرین ناممکن ہے کیونکہ اونہون نے خدا کے بیٹے کو
اپنے لئے دوبارہ صلیب پر کہینچ کر ذلیل کیا - تنبیہ -
جو صاحب کہ جواب تحریر فرماوین شرایط مندرجہ سوالات
مذکورہ کے پابند رہین لیکن اس قدر مستزاد کیا جاتا ہے
کہ اگر کسی حدیث کا حوالہ ہو جس قسم کی وہ حدیث
ہو معہ سند متواتر ہو ورنہ ہرگز التفات نکیا جاویگا

العبد محمد تفضل حسین معین الواعظین شاہجہانپوری
۹ فبروری ۱۸۸۶ء -

بقیہ جواب شمہ ارزلٹھہ عیسوے

اس کے بعد جو تفسیر عزیزی سے بحوالہ صفحہ ۵۲۹ و
۶۵۹ و ایک سطر عربی عبارت لکہہ کر بزعم خود
پادری صاحب قرآن کی تحریف یا تخلیط ثابت کرتے
ہین تو اول جیسے پادری صاحب نے صفحہ کا نشان لکہا
ویسہی نسخہ مطبوعہ کا نشان و سنہ وغیرہ بہی لکہنا
ضرور تہا کہ تصحیح النقل کامل طور پر پایہ صحت کو پہونچتی
دوسرا ان عبارات سے معاذ اللہ آپ ہمارے
قرآن کو بزعم خود جو غیر مکمل سمجہتے ہین تو یہ آپ کی
فہم کی خوبی ہے کیونکہ بصورت ثبوت و فرض تسلیم
ان آیات سے اسی قدر ثابت ہوتا ہے کہ ان آیات
پر باعتبار مکان کی قرائت صادق آتی تہی اور
اب بباعث منسوخ ہونے کے قرآن مکمل سے خارج
ہین اس مین کچہ مضایقہ نہین بلکہ مقتضیہ انتظام و
مقتضاے عقل اسی کو مقتضی ہے کہ جس چیز مین جب
تک جو حیثیت کہ لایق اوس سے ہے پائی جاوے
تب تک وہ چیز اوس مقام پہ موجود رہے اور
جب اوس سے حسنات لایقہ بہا منزع ہو جاوین
تب اوسکا اس جگہ مین رکہنا خلاف عقل و تخلیط
فی الامر ہوگا کما لایخفی اسی طرح سے جب تک ان
آیات مین بجمیع الوجوہ حسنات قرآنیہ پائے گئین
تب تک یہ قرآن مین ہر طرح سے داخل ہین اور جب
ان سے مطلقاً حسنت قرآنیت خود خدا ہی کے حکم
سے جاتی رہے تو اب اونکا ہر اعتبار سے ان کو
قرآن سے جاننا اور نفس قرآن کامل مین ان کو
داخل کرنا ہرگز ہرگز نہ جائز ہوگا چنانچہ جناب
مولوی حافظ محمد عبد اللہ صاحب مدرس کلکتہ
آپ کو یہ سب بات بخوبی سمجہا چکے ہین فتذکرہ
لا تتناہ - ہان خرابی تو اس مین ہے کہ آپ کی

بیبل مین بہت سے احکام اگرچہ منسوخ ہین لیکن تو بھی
تو دعوے تو دے پر تسے ہین سچہ پوچھئے تو انہین
امور سے آپ کے بیبل بالکل ناکافی و غیر معتبر
ٹہہرتی ہے اور مثل قدیم پارینہ کے خیال کیجاتی ہے
اے بت ہندو کبھی عاشق ہنون ابرو پہ تین
میرے دل کو زخم تیغ اصفہانی یاد ہے
پس اب پادری صاحب کو سمجہنا چاہئے کہ ہم محمدیون
کے پاس کتاب الہی و کلام ربانی یہی ایک قرآن
شریف کامل مکمل بلا تحریف و تبدیل موجود ہے
اور ہمارے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی
بالکل تعلیم اسی مین پائی جاتی ہے پس اب آپ کو
جو امر ثابت کرنا ہو اسی قرآن سے ثابت کیجئے
اور نہین تو خاموش رہئے ناحق بندگان خدا
کو تکلیف نہ دیجئے۔ ؎

بقدر وسع در اثبات کوشی
اگر اثبات نتوانی خموشی

رسالۂ دیگر بجواب شمہ از لٹھہ عیسوے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سبوط الاسلام علی راس اللد الخصام

آج ۱۶ فبروری کو ایک پرچہ مطبوعہ مطبع پیئنیر
مشن پریس کلکتہ محررہ منشی عنایت اللہ گاسپل
پریچر ملقب بہ خر عیسٰی میری نظر سے گذرا چونکہ
عرصہ پانچ سال سے اتفاق کلکتہ مین قیام کرتا ہون
مگر منشی صاحب کی کوئی طبعی تحریر دیکھی نہ گئی
تہی اسلئے بے ساختہ یہ شعر زبان پر آیا۔ بیت

جند ایوم السعادت مرحبا یوم الوصال
باغ من گل می کند امروز بعد از چند سال

اور چونکہ اس پرچہ کی سرخی شمہ از لٹھہ عیسوی سے
معنون ہوی ہے اس سے بطبیعت اولجھی کہ لٹھہ کا
شمہ کیا یہ ایک نئی بات ہے یا کوئی چیستان اگر
لٹھہ کا شمہ و تذکرہ سونگھا خیال کرین تو وہ پیشتر
ہی بزہ چکا ہے اور منشی صاحب اس کی ضرب سے
ابتک معتطر و پریشان ہین مگر باوجود اس سے بھی
منشی صاحب نے اپنی اس تحریر کو بزعم خود نہایت
جودت طبعی اور قوت فکری سے لکھا ہے اور اغوای
عوام اور یوروپین پادریون سے خوش کرنے کا
ایک نیا طور نکالا ہے اس لئے منشی صاحب کی مزاج
پرسی اور اس پرچہ کی بھی کچہ خبر لینے کی ضرورت
ہوی پس مین اب اون سے قول کے طرف رجوع
کرتا ہون۔

قولہ ای حضرات جب آپ کسی بات کا ثبوت چاہتے
ہین الخ۔

اقول بجا فرماتے ہین کچہ عجیب حال ہے اور لوگون
کی عجب چال ہے کبھی کسی کتاب کو محرف بتا دیتے ہین
گاہے کسی کتاب کو رد من کیا تہلک سے طرف منسوب
کرتے پیچہا چہوڑاتے ہین کبھی اونہون نے فرقہ کاشتان
دیگر بہاگ جاتے ہین کبھی کتاب کو ارمنی کی کہدیتے
ہین کسی کو مونتانس کا فرقہ بتاتے ہین کسی وقت
کسی کتاب کو مخصوص بہودسے واسطے قرار دیتے ہین
کسی کتاب کو مسلمانون کی خراب کردہ کہہ کر چلدیتے ہین

کوئی کتاب کیسی سے منسوخ ہوتی ہے غرض کیا کہون
کسکو کہون کس پر اعتماد کرون اور کسکو الہامی جانون
اور کسے غیر الہامی سمجھون ۔ بیت ۔
مرے آنکھون سے جاری آنسوؤن کا آج
بتا دے صاف مجھ سے ای ظفر یہ ماجرا کیا ہے
قولہ ۔ جیسا کہ تفسیر عزیزی الخ ۔
اقول ۔ یہ بحث متعلق ہے بحث ناسخ ومنسوخ سے اور
اوسکو جناب مولوی حافظ محمد عبد اللہ صاحب مدرس
کلکتہ بہت اچھی طرح سے ثابت کرکے آپکو سمجھا چکے ہین
ان کی تحریرون کو ملاحظہ فرمائینگا گا ہی گیت مت
گائے اور نہین تو یون خیال کیجئے کہ انجیل برنا باس
مین بشارت پیغمبر اسلام کی مندرج ہے اور اناجیل
مروجہ مین نہین ہے اور انجیل متی ومرقس سے ثابت
ہے کہ حضرت مسیح کے ہمراہ جو دو چور مصلوب ہوے
تہے اونہون نے بہی حضرت مسیح کو بُرا کہا مگر انجیل
لوکا سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایک نے بُرا کہا اور دوسرے
نے منع کیا اسی باعث سے وہ جہنمی ہوا ۔ اور انجیل
متی سے دو باب سے ظاہر ہے کہ فرشتہ نے جناب
مین یوسف سے کہا کہ اس لڑکے کو لیچلو کیونکہ اوسکا
دشمن مرگیا بعد ہیرود بادشاہ جو دشمن جانی تہا
حضرت مسیح کا اس کے مرنے کی خبر فرشتہ نے دیا مگر
اعمال سے بارہوین اب سے ثابت ہے کہ ہیرود شاہ
حضرت مسیح کے مصلوب ہونے کے بہت بعد موا اور
انجیل متی مین یوسف بن یعقوب ہے اور لوکا کی
انجیل مین یوسف بن علی ہے وغیر ذلک ۔ بیت

کتب سے اپنے ہی برعکس یہ کیسا نکل آیا
ہم الزام ان کو دیتے تہے قصور اپنا نکل آیا
ہمارے مذہب مین قرآن شریف کتب آسمانی ہے اور
جسقدر آیتین جبرئیل امین پیغمبر صاحب کے پاس بہ حیثیت
قرآن لائے سب موجود ہین اس مین کبہی کسی
زمانہ مین تغیر وتبدل نہین ہوا آپ اس کتاب
سے ہمارا جواب دیجئے اور اگر ملال نہو تو ایک مسئلہ
مین آپ سے دریافت کرتا ہون عبد روح القدس
مجہ کو سمجہا دیجئے وہ یہ ہے کہ یوحنا کی انجیل مین جو
لکہا ہے کہ ابتدا مین کلام تہا منشی صاحب کیا اوس
وقت تک متکلم کا خمیر بگڑا تہا اجی حضرت سلامت
کوئی منشی نہو تو کیا ارشاد کا وجود ممکن ہے ۔
فافہم ولا تکن من المجادلین ۔ حررہ العبد المذنب
المفتقر الی رحمۃ ربہ الکریم ابو نعیم عبد العظیم عفی عنہ ۔

جواب نور افشان

نمبر ۴۵ و ۴۹ جلد ۱۲ ۔ اخبار نور افشان مین مسمّر
ڈیوڈ می الدین نے (جنکو باعتبار اون کے دین
فروشی کی محی الدینیا یا محی ملۃ باطلہ ملقب کرنا چاہئے)
ایک مضمون ناتمام بعنوان (مذہبی آزادی اور
کانشنس کی حقوق) درج کیا ہے جسمین اونہون
نے بمقتضاے اپنی کم فہمی وتعصب جبلی سے اکثر خلاف
تحریر کیا ہے اور بعض جا سچے مذہب اسلام پر
جابرانہ اور گستاخانہ حملہ کیا ہے اور باوجود ادعاے
تہذیب کی تہذیب سے باہر قدم رکہا ہے اگرچہ
یہ مضمون کہین کہین کچہ کچہ صحیح بہی ہے تاہم اپنی

مضمون کی صداقت کو اپنی بدتہذیبی و بدکلامی اور معززانہ رفتار و گفتار سے جھوٹا اور شیطانی خیال کر دکھایا ہے۔

جیسا اس مضمون کا عنوان قرار دیا تھا ویسا ہی صاحب مضمون اسکو آخر تک نباہ نسکے اور فوراً ادن کی دل کی گمراہانہ خیالات زبان پر آگئی سچ ہے جو آدمی کی دل مین ہوتا ہے وہ آخر زبان پر آ ہی جاتا ہے۔

چونکہ ہمنے ایک عرصہ دراز سے از روے حق پرستی مصمم ارادہ کر رکھا ہے کہ ہر ایک نمبر نور افشان کا جواب (جسمین ناحق اندیشی و حق پوشی اس کی تھم کی پائی جاوے) دینا اپنی ہر ایک ضروریات دینی و دنیوی پر بحکم جاول التی ہی احسن۔ مقدم سمجھینگے اور بفضل خدا آجتک ایسا ہی ہوتا رہا ہے اور اسکی رحمت عظیمہ سے امید قویہ ہے کہ آیندہ کو بھی وہ ہم کو ایسی ہی توفیق دیتا رہیگا۔

ان نمبرون کی جواب مین جو دیر ہوی تو صرف انتظار ولیو محی الدین کی باقی مضمون کا تھا کہ اونہون نے نمبر ۴۰ کے مضمون مین لفظ (باقی آیندہ لکھکر) دکھایا تھا کہ ابھی مضمون مذکورہ سے کچھ باقی ہے مگر افسوس کہ دوسرا سال قریب لاختتام ہوا اور باقی آیندہ کا پتا نہ لگا۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مہتمم نور افشان کو بھی یہ مضمون پسند نہین آیا ہے کیونکہ اوس مین ان حضرت (صاحب نور افشان) کی پیشوایون کی بھی واقعی اور سچی بیدینی و ناحق کوشی درج ہوی ہے اسلئے جو کچھ لکھا گیا سو لکھا گیا باقی جو مضمون پہونچا ہوگا اوس کو صاحب نور افشان نے اپنی توہین و بدنامی مذہب کے لحاظ سے درج نکیا ہوگا ورنہ (باقی آیندہ) لکھنے اور پھر خاموش ہو جانیکی کیا معنی۔

ایک باعث توقف جواب یہ بھی ہے کہ دیرہ سال سے اب تک یہ خادم اہل اسلام امراض مختلفہ مین مبتلا رہا اور اسی عرصہ سے اسکی لواحقین بیمار رہی جنکی تیمارداری مین ایک ساعت فرصت نملی اسی عرصہ مین ۵ محرم الحرام سنہ ۱۳۰۳ ہجری روز پنجشنبہ وقت نماز عصر حضرت والد معظم مرحوم و مغفورہ راقم ایک مدت تک بیمار رہکر رہگرائے عالم بقا ہوئین اور ہمیشہ کے لئے ہم کو غمگین کر گئین۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ اور اب بھی مجھ کو برابر عوارض چلی جاتی ہین۔

ہم کو ان تکالیف و مصائب علی التواتر سے ذرا بھی گھبراہٹ نہین کیونکہ ہر مصیبت مین اجر ہے اور تکالیف و مصائب خاص حصہ مومنین ہی لیکن زیادہ تر قلق ہم کو یہی ہوتا ہے کہ نور افشان کی ہزلیات کی جوابات مین تاخیر ہوی۔ خدا ارحم الراحمین و اکرم الاکرمین سے ہماری یہی ادعا اور تمنا ہے کہ وہ ہمکو مخالفین اسلام کی دندان شکن جوابون کی ہمیشہ توفیق دی اور ہماری کلام مین تاثیر بخشی اور قوت ناطقہ و دماغیہ ایسی عطا فرمائی کہ جس سے غیر مذاہب و ملل باطلہ کی مشکلین متعصبین عاجز آئین اور بفریدایت غیبی اونکو ظلمات کفر سے رہائی بخشے خصوصاً ہماری برادران اہل

کتاب کو قوت حق شناسی وحق پرستی اپنی رحمت
عامہ وہدایت تامہ سے ایسی عنایت فرمائی جس سے
وہ اسلام کی سچی اصول پر قایم ہوکر مسئلہ تثلیث
والوہیت بشری سے کنارہ کش ہوویں اور خدائے
ازلی وابدی وغیر فانی کو لم یلد ولم یولد ولم یکن
لہ کفوا احد خیال کریں اور سچی رہنما حضرت سید المرسلین
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لاویں آمین
ثم آمین برحمتک یا ارحم الراحمین۔

اب ہم مذہبی آزادی اور کانشنس کی حقوق کی
محقق ڈیوڈ محی الدین کی خام خیالیون اور غلط
مقالیون کو دکھانا اور اسمین گفتگو کرنا چاہتے
ہین اور یہ کہ اونکا مضمون کس درجہ تک تعصب
آمیز ہے۔ ناظرین سے امید ہے کہ اصل مضمون نور
افشان اور ہماری تحریر منصفانہ کا غور سے مقابلہ
کرکے انصاف فرمائین گے کہ ہماری بہائی عیسائی
کیسے متعصب اور اسلام کی اصل حقیقت سے ناواقف
ہین اور کس کس پیرایہ مین وہ اپنی گمراہانہ چال
چلتے ہین۔

یہ مضمون (جسکے جواب مین ہم کو اپنی گرانمایہ وقت
کا خون کرنا پڑا) نہایت طویل ہے مگر مطلب قلیل
اور نتیجہ وہی کہ مین مین اور تو تو۔ لہذا ہم فقط
حسب موقع اوس کی بعض مطالب نارواست پر
قلم فرسائی کرتے ہین ناظرین کو بدل متوجہ ہوکر
سنتا اور انصاف کرنا ضرور ہے۔

قولہ۔ اس جہان مین ایسا کون بشر ہوگا جو ایسے ظالم
سے ظالم خود مختار گورنمنٹ کی نیچے خوشی سے رہنا
پسند نہ کرے جسمین کانشنس (قوت ضمیر یا نور ایمان)
کی حقوق کی عزت کی جاتی ہے بہ نسبت اوس آزاد
سے آزاد ریپبلک (جمہوری سلطنت) کہ جہان یہ
حقوق رد کی جاوین۔

اقول۔ حکمت و دانائی سے باتین بنانکر نا ہر کس و
ناکس کا کام نہین ہے بلکہ یہ عطایا ہے خالق ذوالجلال
سے ہے جو اپنی مخلصین بندون کی دلون مین القا
کرتا ہے اس سے لئے قوت ایمانیہ مشروط ہی نہین
تو موسیٰ و فرعون اور مسیح و پنطوس دلائل حکمت
وکلام مین برابر ہوجاوین سو عزیز من پیشتر آپ
کو اپنی لیاقت ایمانی وطلاقت لسانی کا تجربہ کرنا
تہا تب ان باریک باتون مین (جو امداد آلہی
سے حاصل ہوتے ہین) القار ربانی آپ کی دستگیری
کرتی اور آپکا کلام کچہ وقعت رکہتا اور یون تو
آپ کا طرز کلام آپکی جہالت وحماقت اور معاملہ
ناشناسی پر صاف صاف دلالت کرتا ہے کہ آپ
اوس خود مختار گورنمنٹ کو (جو حقوق کانشنس کو
برقرار رو قایم رکہے) ظالم وجابر قرار دیتے ہین
حالانکہ یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ جس گورنمنٹ
کی یہان کانشنس سے حقوق کی نگرانی ہوگی وہ
عقلاً و نقلاً انصاف دوست اور عادل ہوگی
ظالم نہ کہلائیگی نہ حسب اعتقاد فاسد جناب کی ظالم

برین عقل و دانش بباید گریست

ہماری صداقت کلام کے لئے گورنمنٹ انگلشیہ نظیر

موجود ہے جو حقوق کانشنس کی نگہداشت ہی کی غرض سے ہے کیسے معاملہ شناس اور عادل ہے کہ باید وشاید جسکا نظیر اس وقت مین دنیا مین نہین ہے اور غالبًا گذشتہ زمانون مین بہی کوئی نظیر نہین آتا پس یہی گورنمنٹ ہے جسنے حقوق کانشنس کو بخوبی برقرار رکہا جس سے عیسائی بہائی اپنی گمراہی مین کامیاب نہین ہوئی اور نہ ہوسکتی ہین۔ ایسی سرکار کو عیسائیون کا تعصبًا ظالم کہنا کوئی تعجب انگیز امر نہین ہے ہان تعجب ہی تو یہی ہے کہ آپ مذہبی آزادی کو عمدہ اسباب حق پرستی قایم کرسے اس سے بانی پر الزام ظلم لگاتی ہین جو اجتماع مذہبی ہے اگر گورنمنٹ انگلشیہ پر الزام ظلم لگاتا تہا تو اور وزایع نامعقول بہت تہے یہ کیا حماقت ہے کہ اوس کی عادلانہ رفتار کو تسلیم کرسے ظالم قرار دیا جس سے صاف واضح ہوگیا کہ آپ اس مذہبی آزادی کو برا اور اپنے لئے ناموزون خیال کرتے ہین اور در پردہ گورنمنٹ کو قوانین مذہبی آزادی سے روکنا چاہتے ہین ہان ہم بہی خوب جانتے ہین اور تواریخ و واقعات گذشتہ و حال بہی اسپر شاہد ہین کہ اس مذہبی آزادی نے دین عیسوی کو داغ داغ اور خانۂ بر چراغ کر دیا لیکن یاد رکہو کہ سچی مذہب کو آزادی مین تباہی نہین بلکہ عین موجب ترقی ہے اور سچا مذہب خود بخود آزاد اور آزادی پسند ہوتا ہے ہین بکثر عیسائیون اور عیسائی اخبارون کو مذہبی آزادی پر رونی اور واویلا کرتے پایا۔

قولہ۔ تمام انسانی اور کانشنس سے حقوق پاک غیر مخمن الفسخ ہین سیول لبرٹی (ملکی آزادی) کا علاقہ ان اشیا سے ہے جو ہم دیکہہ سکتے ہین اور جو فانی ہین لیکن ریلیجس لبرٹی (مذہبی آزادی) کا ان اشیاء سے ہے جن کو ہم دیکہہ نہین سکتے اور جو لازوال اور غیر فانی ہین سیول لبرٹی ایک جسم ہے اور ریلیجس لبرٹی اوس مین روح ہے۔

اقول۔ واہ صاحب آپ کو اپنی اوپر کی دوسری سطر کا مضمون یاد نہ رہا جسمین آپ نے انسانی حقوق (ملکی آزادی) اور کانشنس سے حقوق (مذہبی آزادی) دونون کو لازوال لکہا اور پہر نیچے کی سطر مین برخلاف اس کے تحریر کیا کہ ملکی آزادی فانی ہے اور مذہبی آزادی غیر فانی۔ واہ اس تحقیق کا کیا کہنا۔ اور ویدانی تا ویدانی کی نسبت یہ بات سچ ہے کہ ملکی آزادی ملک کیطرف سے ہے اس لئے ویدانی اور قابل زوال ہے اور مذہب و مذہبی آزادی خدا کیطرف سے ہے اس لئے ناویدانی اور لازوال ہے۔

مذہبی آزادی کا علاقہ سوائے خدا کے جن اشیاء سے ہے وہ ہرگز ہرگز ناویدانی نہین۔ آپ کی آنکہین نہین جو نظر آوین یا آنکہین ہین تو دیکہہ نہین سکتے

لمؤلفہ دیکھنے کو چشم بینا چاہیے۔
شب تاریک کو کیا اجالا چاہیے۔

ملکی آزادی کو جسم اور مذہبی آزادی کو روح قرار دینا نہایت مناسب اور بامو قع ہے لیکن جس معنے دینی و نا دینی مین آپنے استعمال کیا وہ محض آپ کی حماقت ہے بلکہ اوسکا مطلب فقط یہ ہے کہ جسطرح ہمارا خاکی جسم روح سے تازہ و برقرار اور وقت نکل جانی روح کی مردہ و ناپائدار رہی اسی طرح جس ملک مین مذہبی آزادی ہے تب تک ہی ملکی آزادی اور قیام ملک قایم ہے اور جہان مذہبی آزادی نہین وہان قیام و انتظام ملک و ملکی آزادی نہین رہ سکتا جسطرح جسم بیروح مردہ اوسی طرح ملکی آزادی بغیر مذہبی آزادی کے مردہ ہے۔

قولہ ریلیجس لبرٹی سے میری مراد اوس حق سے ہے جس سے ہر ایک شخص مذہبی معاملات مین آزادانہ رائے قایم رکھہ سکے اور اپنی کانشنس کے مطابق بغیر کسی دنیوی قانون کی رکاوٹ کے اپنی خالق کی عبادت کر سکے۔

اقول۔ اس ریلیجس لبرٹی کا خون ہمارے بہائی عیسائیون نے ہی قدیم سے زیادہ تر کیا اور رتبگ کرتے چلے جاتے ہین دیکھو اگر کوئی نیٹو مسنری ملازم سوسائٹی اپنی سوسائٹی کے خلاف مذہبی رائے قایم کرے مثلاً عقاید یونا ٹیرین یا باپٹسٹ یا کانگ یا اور کسی فرقہ مسیحیہ کے مسئلہ کو تسلیم کرلے اور قوت برہانیہ سے اپنے کسی پادری کی تصنیف کو رد کرے تو اوسکو مشن سے فوراً نکالدیا جاتا ہے اور اسکی تنخواہ ضبط کیجاتی ہے اور عموماً سوسائٹیون کے طرف تاکیدی حکم تمام مشنریون کو رہتا ہے کہ سوائے اپنے مذہب کے کتابون اخبارون ماہوار رسالون اور مسلمون وغیرہ کی کسی دیگر فریق مسیحیان مذاہب غیر کے کتابین اور اخبار وغیرہ نہ دیکھین نہ پڑہین ورنہ معورد بازپرس سوسائٹی ہونگے۔ پس دیکھئے ریلیجس لبرٹی عیسائیون مین کس عمدہ رفتار سے پہیلی ہے پس کیونکر آپ یا آپ کے ہم مذہب آزادانہ مذہبی رائے قایم کر سکتے ہین ہرگز نہین۔ باقی عبادت خالق کا نام لینا ہم نہین جانتے کس بنا پر ہے کیونکہ تمام عیسائی سوائے یونا ٹیرین کے خالق یکتا کو نہین پہچانتے عبادت مخلوق مین سرگرم ہین

لمؤلفہ

ای میرے پیارے مسیحی بھائیو — طاعت مخلوق کرنی چھوڑدو
حکم اول تھا ازل سے ایک ہی — خالق یکتا کو پوجو ہر گہڑی
اس اکیلے پر کرو جان کو نثار — ہی جو ابراہیم کا پروردگار
ہائے تمنے کیا غضب پیدا کیا — چھوڑ خالق خلق کو مولی کیا

قولہ۔ ریلیجس لبرٹی مین کسی دنیوی قانون کی مداخلت کی ضرورت نہین اور نہ اوسکو اسمین دخل دینا چاہیے۔ اقول ہان یہ سچ ہے لیکن پھر کیون قدیم سے آجتک عیسائی ریلیجس لبرٹی مین دنیوی قانون کی مداخلت کرتے ہین اور کیون نہین اپنی نیٹو مشنریون کو آزادانہ رائے مین اختیار دیتے۔ اور کیون ان کو

مقید و مقلد رکھتے ہین۔ باقے آیندہ۔

انجمن حمایت اسلام لاہور

اس وحدہ لاشریک لہ کی شان دیکھو کہ اپنی قدرت اپنی عظمت۔ اپنا جلال کیسے عجیب اور حیرت انگیز انقلابون سے ظاہر کرتا ہے دین اسلام کے وہ مخلص سرد بندے جو اپنی اعلےٰ درجے کی دین داری لیاقت فضیلت حسن اخلاق وغیرہ خوبیون کے باعث اجل سے معدن علوم قومون کے بھی استاد تھے انہین کی نسلین آج جاہل مطلق بے ہنر محض اور اسلام کے مقدس اصولون کی پابندی سے کوسون دور ہین ان کی جہالت کا نتیجہ یہ ہے کہ بت پرست قومین جن کے پاس اپنے مذہب کی حقیت کی کوئی آسمانی دلیل نہین علانیہ اسلام کی تردید کے واسطے کھڑی ہوتی ہین اور ہمین اپنی بے علمی اور نالیاقتی سے ان کے جواب دینے کی بھی جرأت نہین عیسائی جن کے موجودہ طریق کو ایک تھوڑی سی عقل کا آدمی بھی غلط ثابت کر سکتا ہے وہ ہمارے خاتم المرسلین کی نسبت سینکڑون جھوٹے اور لغو بہتان باندھکر عام لوگون کے سامنے سناتے ہین مگر افسوس کہ ہم ان کے لچر اور پوچ اعتراضون کے جواب دینے سے بھی قاصر رہتے ہین یہ باتین تو رہین برکنار مشن سکولون مین ہمارے شافع للمذنبین اور ہمارے دین کے نسبت وہ وہ نالایق الفاظ ہمارے لڑکون کے زبان سے نکلوائے جاتے ہین جن کی سننے کی ہمین تاب نہین مگر بل بے ہماری بے غیرتی کہ ہم اپنے لڑکون کو اس آفت سے بچانے کا کوئی بندوبست نہین کرتے ہماری لڑکیون کے عقائد بگاڑنے کو بھی کبھی روپے پیسے کا لالچ دے کر کبھی پڑھانے کا ڈھنگ ڈالکر کبھی دستکاری سکھانے کا وعدہ دے کر ہمارے گھرون مین عیسائی عورتین آتی ہین مگر وائے رے نادانی کہ ہم ان نقصون سے بچانے اور اپنی لڑکیون کو گمراہ کرنے والی عورتون کے ہاتون سے بچانے کی ہمت نہین کرتے بے ہنری کا نتیجہ ہین آج یہ ملاکہ جتنے رذیل پیشے ہین وہ آج ہمارے قبضے مین ہین چور اچکے مفلس قلاش جتنے ہین اکثر مسلمان ہیجڑے کنجر بھانڈ دوم کل مسلمان ان پڑھ جاہل بے ادب گستاخ بھی ہین تو یہی مسلمان ذلیل وخوار باورچی خدمتگار ہین تو یہی مسلمان دنیاوی علوم کون نہین پڑھتے اعلیٰ عہدون پر کون ترقی نہین کرتے اپنی جائدادین کون بیچے چلے جاتے ہین یہی ہمارے بھائی مسلمان اسلام کے پاک اصولون کی پیروی چھوڑنے کا نتیجہ یہ ہوا کہ جن قومون کو انسانی لباس مین آئے ہوئے کچھ بہت مدت نہین گذری ان کا دل آزار معقولہ اہل اسلام کی موجودہ حالت کے لحاظ سے یہ ہے۔ کہ اسلام انسانی نسلون کے حق مین فائدہ رسان نہین ہے غرض دینی اور دنیوی دونون طرحکی حالت مین تو پست و ذلیل ہو رہے ہین مگر باوجود اس کے ایک دوسرے سے الگ ہین اور بجائے اس کے حالت سے نکلنے کے بجائے فرقہ فرقہ بن کر ایک دوسرے کی تخریب کے درپے ہین بلکہ اپنے ہاتون اپنی مسلمان

بہائیون کی بیخ کنی کرسکے اسلام ہی کو صدمہ پہنچا رہے ہین اور لطف یہ کہ اس بات کو دین کی ترقی کا باعث سمجھتے ہین افسوس افسوس!!۔

مندرجۂ بالا نقصون کے دور کرنے کے واسطے لاہور مین انجمن حمایت اسلام قایم ہوی ہے جس کے مقاصد یہ ہین۔ اوّل مخالفین مذہب اسلام کے جواب تحریری یا تقریری نہایت تہذیب کے ساتھ دینے اور اس غرض کے پورا کرنے کے واسطے واعظون کی تقرر اور رسالے کے اجرا وغیرہ وسایل کو عمل مین لانا۔ دوم مسلمان لڑکون اور لڑکیون کی مذہبی تعلیم کا انتظام کرنا تاکہ وہ غیر مذہب والون کی مذہبی تعلیم کے اثر سے محفوظ رہین۔ سوم اہل اسلام کو اصلاح طرز معاشرت اور تہذیب اخلاق اور تحصیل علوم دینی و دنیوی اور باہمی اتحاد و اتفاق کا شوق دلانا۔

ان اغراض کی تکمیل کے واسطے انجمن کی طرف سے لاہور مین ایک واعظ صاحب ہین جو شہر کے مختلف حصون مین ہر روز وعظ کہتے ہین پانچ زنانہ مدرسہ ہین جن مین کلام اللہ اور دینی کتابون کی تعلیم ہوتی ہے اور ضروری دستکاری سکھائی جاتی ہے ہفتہ وار انجمن کے مکان وعظ مین ایک جلسہ ہوتا ہے جس مین واعظون کے سوا تعلیم یافتہ نوجوان اپنی تحریرون اور تقریرون سے اپنے بھائیون کو مستفید کرتے ہین انجمن کے میر مجلس صاحب اپنے مکان پر ہر روز کلام اللہ کا ترجمہ انجمن کے اغراض کی تکمیل کے لئے بیٹھ پڑھاتے ہین ایک ماہوار رسالہ چھپتا ہے جس مین انجمن کی کارروائی اور مخالفین مذہب اسلام کے سوالون کے جواب اور ان کے مذاہب کی تردید اور مسلمانون کی حالت کے درستی کے متعلق مضامین شایع ہوتے ہین زنانہ مدارس کے واسطے ایک اردو کی پہلی کتاب تیار ہوئی ہے اور اور کتابین بھی تیار ہو رہی ہین جو مرتب ہونے کے بعد آہستہ آہستہ چھپ جاوینگی مسلمانون کے لاوارث یتیم بچون کی پرورش کے متعلق بھی تجاویز ہو رہی ہین امید کیجاتی ہے کہ سرمایہ ہو جانے کے وقت ایک یتیم خانہ قایم ہو جاویگا۔

پس مندرجۂ بالا مقاصد اور کارروائیون کے لحاظ سے سب مسلمانون پر فرض ہے کہ وہ اس انجمن کی مقاصد کی تکمیل کے لئے زر سے زبان سے قلم سے مدد کرین اور جسطرح ہو سکے ان کے پورا کرنے کے لئے ہر وقت مستعد رہین تاکہ دین اور دنیا مین ان کو سرخروئی حاصل ہو۔

جنگ روم و یونان

تازہ خبرون سے معلوم ہوا کہ طاقت ہاے یورپ نے جو آخری خط اس مضمون کا یونان کو بھیجا تھا کہ روم کے ساتھ جنگ کرنے سے باز آئے ورنہ اوس سے دوسری طرح سمجھا جاویگا اس کا جواب یونان نے ایسا گستاخانہ اور اشتعال بخش دیا ہے کہ طاقتون نے وکلا جو یونان مین مقیم ہے واپس بلائے گئے اور جنگ کے سوا کوئی چارہ

باقی نہین رہا اس معاملہ مین جملہ سلاطین اعظم یورپ
ایسے اولجھے ہوے ہین کہ جو کچھ خرابی واقع ہوتی ہے
اوس کی درستگی کے لئے ہر ایک سلطنت کی رضامندی
ضرور ہوتی ہے اور اس رضامندی کے حصول مین
بڑی دقت واقع ہوتی ہے کیونکہ ہر سلطنت اپنے
منافع کی فکر مین رہتی ہے اور ایک کا نفع دوسرے کے
نفع کا اکثر متضاد ہوتا ہے ہمارے اخبار کے ناظرین
کو خوب معلوم ہے کہ یونان ایک چھوٹی سی ریاست
ہے مگر تھوڑے دنون سے سلطنت کے سر مین روم
سے ساتھ رزم آزما ہونے کا ایسا نشہ چڑھا ہوا ہے
کہ پناہ بخدا جسوقت اخیر ولایت کی ڈاک روانہ
ہوی تھی اسی وقت ایتھنس مین جو یونان کی دار
السلطنت ہے ایک جنگی مجلس ہوی تھی اور اس
مجلس مین بیان کیا گیا تھا کہ یونانی سپاہ کی تعداد
نواسی ہزار ہے جسمین سے ۶۰ ہزار قواعد دان
ہین اور باقی ۲۹ ہزار فوج ردیف کی جملہ سپاہ
گراس رائفل سے مسلح ہین یونانی فوج مین کروپ
کی توپین ۹۹ ہین سلطنت یونان سوار سپاہیون
سے مادہ ہین بہت کمزور ہین برخلاف اس کے ترکی
فوج کا تخمینہ ۲ لاکھ ۲۰ ہزار سے ۳ لاکھ ۲۰ ہزار تک
کیا گیا ہے سوار سپاہ ۳۵ ہزار ہین سوائے اسکے
یہ مشہور بات ہے کہ ایک ترکی سپاہی ۵ یونانی
سپاہ کی خبر سکتا ہے پس اس حالت مین ہم نہین
سمجھتے ہین کہ یونان کو کیا شامت گھیری ہے۔
کہ وہ روم سے نبرد آزما ہوکر اپنی پسلیونکو توڑنا
چاہتا ہے ہم قبل اس کے ایک اگلی تحریر مین لکھ چکے ہین
کہ یونان کی یہ شورہ پشتی راز سے خالی نہین ہے
ضرور کوئی دوسری سلطنت پردہ کے پیچھے سے ڈوری
کھینچ رہی ہے اور اس کو دک نادان کو نچا رہی
ہے معتبر ذریعہ سے خبر ملی تھی کہ روس اور فرانس
مخفی طور پر یونان کی تائید مین ہین اور مندرجہ
بالا خبر تازہ جو بذریعہ تار آئی ہے اس سے صاف
ظاہر ہوگیا ہے کہ لڑائی عالمگیر ہرگز ہرگز نہین رہیگی
اسکا نتیجہ کیا ہوگا اس کے خیال سے ہی کلیجہ تھرتھراتا ہے
بیان کون کرے۔

ترکی و یونان

شاہ یونان نے اپنے وزیر اعظم مانیشر ولیس سے استعفا
کو اقبال کرنے پہلے انکار کیا اور اوسکو اس معنی کا
خط لکھا کہ تم یونان کی موجودہ حالات سے جو ابدار
ہین مانیشر ولیس اپنی برائی اور رفوقیت سے یورپ
کے صلح کو درہم و برہم کیا جیسا شاہ برہما کا نندا نگی
کیا اور یہ شخص اپنی ستر ہزار خام فوج سے ترکی
جو یونان کی سہ چند تین حصہ سے زیادہ رکھتی ہے
بڑی بڑی دھمکیان دیا اور وہ دول عظام کی
بے غرض دوستانہ نصیحت کو جو اس جنگ سے
باز آنے کے لئے اوسکو کی تھی نہ سنا شاہ عیسو
مین ترکیون نے روسی بیشمار فوج سے ساتھ بہت
سخت سخت مقابلہ کئے اور ان کو بڑے بڑے ہزیمتین
دئے اور ان سے چھکے چھڑا دئے مگر ترکی فوجین
ایماندار تجربہ کار افسر نہ ہونے سے باعث وہ

کامیابی پوری حاصل نہین کرسکے باوجود ان افسرون کی ناتجربہ کاری و بیوفائی کے یہ جوانمرد قوم اپنے دشمن کو مورچون سے کئے میلون کے فاصلہ پر رکھتے تھے اور مقابل نہ ہونے دیتے تھے مثلاً پلونا مین روسی بیشمار فوج کا سامنا ایک چھوٹی فوج جو اوس سے عدد مین تین حصہ کم تھی کی مگر اس جنگ کا یہ نتیجہ ہوا کہ روسی بیشمار فوج انکو مغلوب کی لیکن یہ لوگ اپنی جوانمردی والوالعزمی سے اپنے ہمصرون سے نظرون مین نہین گرے اور یہ قیاس کرنا صحیح ہے کہ یونان بغیر تائید کسی ایک سے باب عالی کو روکیگی ترکی فوج فی الحال سرحد پر مقیم ہے سلہنیس پر فقط ایک رکیلا دلیر ش کرنا کفایت کرتا ہے مانشیر ولی نعمیں ایک بڑی جو ابدا اپنی دست قدرت مین رکھہ کر اور اوس قدرت کو ایسی بے جا طور سے برتا اور اپنی رعایا کو ایسی غلطی مین ڈالا اس سے کئے اس کی مقبول دریافت کرنا چاہتے ہین یونان کا خزانہ بالکل خالی ہے۔ اور قرضہ کی کوشش مین وہ بالکل ناکامیاب رہا ملک مین زراعت و تجارت اس حالت کے باعث بالکل معطل ہوگئی ہین برنش سترملین انالن جرمن ترکی سفرا شاہ یونان کی کورٹ سے روانہ ہوچکی اور چند ساعت کے عرصہ مین یونانی بنادر پر یورش ہوجاویگی روسی اور فرانسیسی سفیر دونون عظام سے اپنی نااتفاقی بتلانے کے لئے بالفعل نہرے ہوئے ہین بہرحال ہم سمجھتے ہین کہ یہ لوگ صلح مین خلل ڈالنے

سے کئے ٹھہری ہین اور یونان اپنے وزیر اعظم کی غلطی پر جو ان کو اس نازک حالت مین ڈالی ہے خوب غور و تامل کرسکے اس کو اپنے ممالک سے بدر کرین۔

چیف کمشنر میسور

مسٹر جی بی ٹیل برنش رزیڈنٹ میسور جو چند ماہ کے قبل فرلو کی رخصت پر ولایت گئے تھے ۲۴ ماہ رواں کو مدراس مین پہونچین گے اور ۲۶ ماہ منہ کو میسور مین اپنے عہدہ کی چارج لینگے۔

گلزار اخبار

۳۰ اپریل کو آتشزدگی دیگر سے ۴ ہزار مکان منڈالے مین جل گئے!!!۔

مصر مین ڈیڑھ سو قریب معتدبہی پھانسی دئے گئے ہین۔

فرانس نے وکیل دربار روس کا عہدہ توڑ دیا۔

شہنشاہ جرمنی کے قتل کی دھمکیان عام طور سے دینے لگے ہین۔

ماہ ستمبر مین جرمن فوجکی قواعد موجودگی شہنشاہ ہوگی

امریکہ سے ایک گروہ لیڈیون کا خدیو سے دیکھنے کے لئے مصر کو آتا ہے۔

فرانس و روس کی شرارت نے یورپ مین حضرت سلطان روم کو دبا رکھا ہے۔

سوڈانی مہدیون کو یقین ہوگیا ہے کہ ان کے روکنے کی تاب کسیکو نہین ہے۔

دنگولہ سے خبر آئی کہ مہدی والون کی بہاری جماعت بغرض ترقی جمع ہوی۔

یونان نے طرفہا یورپ کی مکر دھمکی کو بھی دھتا بتائی ہے

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین محمد شریف سے باہتمام چھپا۔